نور افشاں

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۲ جلد ۱۲ | لودیانہ ۲۹- مئی ۱۸۸۴ء | قیمت فی پرچہ ۱ پائی

گلدستہ اخبار

روسی ترنی نے کابل کے امیروں اور مشیروں کو بے چین کر رکھا ہے= ترکستان کا گورنر محمد علی خان سمنہ والوں کے جنگ میں قتل ہو گیا ہے= نیپال اور تبت میں آخر کار لڑائی کا سامان ایک دوسرے کی مخالفت پر ہو ہی گیا= مرو کے عام باشندے روسی عملداری سے بڑے خوش ہیں= سوڈان اور مصر کی حالت میں ذرہ بھی ترقی نظر نہیں آتی ہے= ڈنگولا کے حاکم کو گورنمنٹ انگریزی نے بھاگ آنے کی صلاح دیدی ہے= لاہور کے مدرسہ قانونی میں ایک اندھا سکھ داخل ہوا ہے= ہندوستان کے قلی غیر ممالک کو مزدوری پر بکثرت روانہ ہو رہے ہیں- تازہ عہدنامہ کے رو سے چین فرانس کو ہانگ کانگ کا ہرجانہ نہیں دیگا= حال میں ایک اخبار نیویارک سے نکلنا شروع ہوا ہے جو برقی طاقت کے ذریعہ سے چھپتا ہے= جزیرہ مرچ میں ایک

دمدار ستارہ دیکھا گیا ہے= صوبہ مدراس میں دو ہزار ۸ سو ۸۰ ایکڑ زمین میں ایندھن اور چارہ کا ذخیرہ محفوظ رہا کریگا= حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند نے قاہرہ میں غلام عورتوں کے مکانات کے واسطے ایک ہزار روپیہ چندہ میں دیا ہے= مولبن میں گریٹ ہوس کے جلا دینے کے واسطے تجویز ہوئی تھی= احمد آباد میں کثرت بارش سے پندرہ سو خام مکان گر گئے ہیں اور اُنکے مالکوں کے لئے چندہ جمع ہو رہا ہے= پنجاب کے مڈل سکولوں کا امتحان جو تھوڑا عرصہ ہوا لیا گیا اُسکے نتیجہ سے ظاہر ہوا ہے کہ ۷۱۱ طالب علم پاس ہوئے ہیں= کوہ قاف کے ملا اہل اسلام کو روسیوں کے برخلاف اُکسا رہے ہیں= بجنور میں ایک برات راہ چلتی ہوئی لٹ گئی ہے اور براتیوں کا بڑا نقصان ہوا ہے= فرانس والوں نے تجویز کی ہے کہ مڈغاسکر میں فوج کی تعداد بڑھائی جاوے= لنڈن کے وزیروں نے مشورہ کیا ہے کہ دس ہزار گورے سپاہی موسم خزاں میں گارڈن صاحب کی امداد کیواسطے مصر کو روانہ کئے جاویں=

شملہ سے خبر آئی ہے کہ حضور گورنر جنرل ہند وسط ایشیا کے معاملہ پر نہایت غور سے مصروف ہیں= کلکتہ سے امریکہ کے تمام اضلاع میں دو گھنٹہ کے عرصہ میں تار خبر پہنچ جاتی ہے= مہدی کا ذب کا زور خارطوم میں ترقی پر ہے= سلطان روم نے خدیو مصر کو لکھ بھیجا ہے کہ تمنے اپنا بھروسا انگریزوں پر کیا ہے اسواسطے سلطنت روم سے تمہاری امداد کسیطرح بھی نہیں ہو سکتی ہے= انگلستان کے عام لوگ گورنمنٹ کی کارروائی کو جو اُسنے سوڈان کے بارہ میں کی ہے ناپسند کرتے ہیں= امیر کابل نے ہرات کی روانگی کا ارادہ بباعث فساد سرداران کابل ملتوی کر دیا ہے= جلال آباد کے گرد نواحی سردار امیر کابل سے باغی ہو گئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم امیر کو خراج نہیں دینگے= اخوند خیل کی ایک گروہ نے سرکاری حدود کے اندر حملہ کیا اور موضع پیر سائی کو جو یوسف زئی کے متصل ہے جلا دیا ہے= پشاور سے خبر آئی ہے کہ امیر کابل نے مشہور سوداگروں کے گماشتوں کو قید کر لیا ہے اسلئے پشاور کے سوداگروں نے کابل کو مال کا روانہ کرنا بند کر دیا ہے= مہدی کے پاس عرب سے بھی دو ہزار آدمی جنگ کرنیکو اسطے

نور افشاں

اور خدا کے دہنے ہاتھ پر بیٹھنا

پچھلے پرچہ میں مسیح کے صعود کا بیان ہوا اور انجیل میں ہم پڑھتے ہیں کہ خداوند صعود کے بعد خدا کے دہنے ہاتھ پر بیٹھا اب ہم یہہ دریافت کرینگے کہ اسکا کیا مطلب ہوا۔ بیٹھا تو ظاہر ہی کہ یہہ کلام مجازی ہی کیونکہ خدا جسم سے پاک ہی ہاتھ پیر نہیں رکھتا دہنے ہاتھ پر بیٹھنے سے یہہ مراد ہی کہ وہ خدا کے ساتھ جلال و حکومت میں شریک ہو بیٹھا ہوا انجیل کی یہی تعلیم ہی کہ یہہ شراکت نہ صرف کلمۃ اللہ کو بخشی گئی جو ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا اور خود خدا تھا اور جسنے مسیح میں مجسم ہو کر اپنا جلال ظاہر کیا بلکہ انسانیت کو بھی عطا ہوئی یعنے مسیح کی کل ذات مرکب نہ انسانیت و الوہیت جو اسمیں موجود تھیں اس جلال میں شریک ہوئے۔

اس شراکت کے دو سبب ہیں پہلا مسیح کی الٰہی ذات و صفات دوسرا وہ کام جو مسیح نے نجات کے واسطے پورا کیا ان دو باتوں کا تذکرہ عبرانیوں کے پہلے باب کی ۲ - میں پایا جاتا ہی وہاں یہہ بیان ہوا ہی کہ وہ یعنے مسیح بلندی پر جناب عالی کے دہنے جا بیٹھا پہلا اسواسطے کہ وہ اُسکے جلال کی رونق اور اُسکی ماہیت کا نقش تھا اور سب کچھ اپنی ہی قدرت کے کلام سے سنبھالتا تھا دوسرا اُسنے آپ سے ہمارے گناہوں کو پاک کیا یہی مضمون فلپیوں کے خط کے ۲ باب کی ۶ سے ۱۱ تک میں پایا جاتا ہی وہ کہتا ہی کہ اُسنے یعنے مسیح نے خدا کی صورت میں ہو کے خدا کے برابر ہونا غنیمت نہ جانا بلکہ اپنے آپ کو مرتے دم تک یعنے صلیبی موت تک فرمانبردار رکھا اسواسطے یعنے ان دو سببوں کے لئے خدا نے اُسے بہت سرفراز کیا اور اسکو ایسا نام جو سب ناموں سے بزرگ ہی بخشا تاکہ یسوع کا نام لیکر ہر ایک کیا آسمانی کیا زمینی کیا وے جو زمین کے تلے ہیں گھٹنا ٹیکیں افسیوں کے ۱ - باب کے ۲۰ - سے ۲۲ تک میں یہہ بیان ہوا ہی کہ خدا نے مسیح کو مُردوں میں سے جلایا اور اپنے دہنے آسمانی مکانوں پر بٹھایا اور ساری حکومت اور اختیار اور ریاست اور خداوندی پر اور ہر ایک نام پر جو نہ صرف اس جہان میں بلکہ آنے والے جہان میں بھی لیا جاتا ہی بلند کیا اور سب کچھ اُسکے پانوٗ تلے کر دیا یہہ آخری فقرہ آٹھویں زبور میں سے ہی اور انجیل میں اکثر اقتباس کیا گیا ہی یہہ ثابت کرنے کو کہ مسیح کی حکومت کل موجودات پر ہی جس حالت میں سب کچھ اُسکی اطاعت میں لایا تو اُسنے کوئی چیز نہ چھوڑی جو اُس کی تابع نہ کر دی عبرانیوں کے خط کے دوسرے باب کی ۸ - اور پہلے قرنتیوں کے ۱۵ باب کی ۲۷ - میں یوں بیان ہوا ہی جبکہ اُسنے سب کچھ اُسکے تابع کر دیا تو ظاہر ہی کہ وہی الگ رہا جسنے سب کچھ اُسکی اطاعت میں کر دیا کوئی مخلوق اُسکی حکومت کے باہر نہ رہا خود خداوند یسوع مسیح نے اس حکومت کا دعوےٰ کیا ہی دیکھو متی کی انجیل کے ۲۸ - باب کی ۱۸ - یسوع نے اُنسے کہا کہ آسمان و زمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا پطرس رسول پہلے خط کے ۳ - باب کی ۲۲ - میں کہتا ہی وہ آسمان پر جا کر خدا کے دہنے ہی اور فرشتے اور حکومتیں اور ریاستیں اُسکے تابع ہیں پُرانے عہدنامہ میں بھی مسیح کی حکومت عامہ کا تذکرہ جگہ جگہ میں ملتا ہی خاص کر دیکھو (زبور ۲ و ۴۵ و ۷۲ و ۱۱۰ اسعیا کے ۹ باب کی ۶ ، ۷ دانیل کے ۷ باب کی ۱۴) اب ظاہر ہی کہ اس قسم کا اختیار اور حکومت صرف انسان نہیں پا سکتا صرف اسی مسئلہ سے مسیح کی الوہیت ثابت ہوا سے پوری طرح اور اسکو ضرور ہی کہ وہ قادر مطلق ہو اور سب جگہ حاضر ناظر اور کامل دانائی اور ایسی ہی سب اوصاف بغیر جو کہ الٰہی صفات ہیں کوئی شخص کل مخلوقات اور موجودات پر حکومت نہیں کر سکتا بائبل میں صاف مذکور ہوا ہی کہ خدا نے فرشتوں کو بھی اس قسم کی عزت نہیں بخشی (عبرانیوں کے خط کا پہلا باب) بلکہ اُنکو حکم دیا کہ بیٹے کو سجدہ کریں +

جیسا صدر میں مذکور ہوا کل مطلق حکومت کا مالک یسوع مسیح خدائے مجسم ہی شاید کوئی سوال کرے کہ یہہ حکومت جو اُوپر مذکور ہوئی مسیح کی الوہیت کرتی ہی یا انسانیت یا دونوں ملکر تو میں پہلے ہی بیان کر چکا ہوں کہ اسکا مالک دونوں ملکر ہیں یہہ میں نہیں بتا سکتا کہ کسقدر الوہیت اور کتنی انسانیت اسمیں شراکت رکھتی ہی لیکن یہہ معلوم ہی کہ دونوں شریک ہیں یہہ کچھ تعجب کی بات نہیں تم خود اپنے وجود پر نگاہ کرو دیکھو کہ یہہ جسم اور روح سے مرکب ہی جو کہ ایک دوسرے کا مخالف اور ضد میں ہی جب تم بولتے ہو یا لکھتے ہو تب دونوں شریک ہوا کرتی ہیں لیکن تم یہہ نہیں بتا سکوگے کہ ان فعلوں میں روح کی شراکت کسقدر ہی اور جسم کی کسقدر یہہ ہم جانتے ہیں کہ مسیح میں الوہیت اور انسانیت دونوں موجود تھیں انجیل کی یہہ گواہی ہی اور یہہ اُن معجزوں سے بھی ثابت ہوتا ہی جو مسیح نے کر دکھائے ہم یہہ بھی جانتے ہیں کہ مسیح کے کاموں میں اُسکی دونوں ذاتیں شریک ہوئیں لیکن یہہ معلوم نہیں کہ کسی خاص کام میں کسقدر اور کس نہج پر دونوں ذاتیں شریک ہوئیں یہہ ہم جانتے ہیں کہ اُسکی الوہیت انسانیت نہیں بنی اور نہ اُسکی انسانیت الوہیت بنگئی دونوں ملکر اور کبھی الگ الگ اپنا کام دیتی رہیں یہہ ٹھیک ایسا ہی کہ انسان کے بعض کاموں میں فقط بدن کارگر ہی اور بعض میں روح اور بعض میں دونوں ملکر کام دیتی ہیں لیکن کب اور کس طور پر دونوں ملتی ہیں اور کب الگ ہوتی ہیں یہہ ہماری دریافت سے باہر ہی بائبل کی تعلیم اتنا ہی بتا رہی ہی کہ کل خلقت کی حکومت اور انتظام خدا نے اُسی شخص کے ہاتھ میں سپرد کیا ہی جسمیں الوہیت کا کمال بستا ہی اور جسمیں

انسانیت بھی ہی اور جو انسن حلیمی اور محبت اور برداشت سے معمور ہی جو مسیح نے اس دنیا میں ظاہر کیا وہ یہہ مطلق اور عام حکومت خداوند کو نجات دہندہ کی حیثیت پر سپرد ہوئی جو سب پر حاکم ہی وہ کلیسیا کا بھی سر ہی اور یہہ کلیسیا کی خاطر ہی کہ وہ سب موجودات کا حاکم بنایا گیا تاکہ نجات کا کام پورا ہووے خدا کے برگزیدہ اکٹھے کئے جاویں اور جماعت میں داخل ہوکر روحانی پرورش پاویں اور آخر کو خدا کے سامنے بے عیب اور بیداغ پیش کئے جاویں جب یہہ خاص کام پورا ہوجاوے تب خداوند مطلق اور عام حکومت سے الگ ہوکر اور اسکو خدا کے ہاتھ میں سپرد کرکے آپ فقط کلیسیا کے اوپر ابد تک بادشاہت کریگا +

معاملات وسط ایشیا

جونہی بلوبک وسط ایشیا کی نسبت حال میں مشتہر ہوئی ہی اُسکے مطالعہ سے طبیعت نہایت رنجیدہ ہوتی ہی - اس کتاب سے پولٹیکل کشیدگی کی ایک ایسی حالت ظاہر ہوتی ہی جس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ وسط ایشیا کے معاملات کی نوبت اب ایک نازک حالت کو پہنچگئی ہی یہہ حالت اُسوقت سے شروع ہوئی ہی جبکہ جنرل اسکوبلاف نے اپنے مشہور و معروف مقام گیگ ٹیپ کی ایک سپیچ میں یہہ بیان کیا تھا کہ وسط ایشیا میں روس کا اقبال غالب ہی اور جو وقعت زار روس سابق پولٹیکل اور جنگی فائدوں کے لحاظ سے ٹرنس کیسپین کے ملک کرتے تھے جو ابھی فتح کیا گیا ہی اُسکے ظاہر کرنے سے جنرل موصوف نے گویا ملک مذکور کی حاضر قدر بڑھادی تھی - اُس سپیچ اور نیز اُس مضمون کے مفہوم سے انہوں نے کہ روس مرو کے ترکمانوں کو زیر دست اپنا مطیع بنانا چاہتا ہی جو مارن افس میں طہران

اور سنٹ پٹرزبرگ سے آنجہنی ارل گرینول کو ۲- فروری ۱۸۸۴ء کو سفیر روس سے صاف صاف اسباب کے دریافت کرنے پر مائل کیا کہ یا دونوں ملکوں کے درمیان اس قسم کی کوئی قرار داد نہیں ہوسکتی ہی جس سے وہ بدگمانی رفع ہوجائے جسکے ساتھ انگلستان کے لوگ جیسا کہ سفیر مذکور خوب جانتا تھا اُن ملکوں میں روسی فوج کی کامیابی اور ترقی کو دیکھتے تھے - ارل گرینول کو ملک اٹک کی ملکیت کے معاملہ کا فیصلہ کرنا مدنظر تھا جسکا دعوی وہ ایران کے واسطے کرتے تھے اور وہ خیال کرتے تھے کہ جسوقت ایک مرتبہ اُسکی تنقیح ہوجاوے گی تو پھر روس کو آگے بڑھنے کیواسطے کوئی باعث تحریک نہ ہوگا اور مرو کی نسبت جناب ممدوح خاص روسیوں کے اس قول و اقرار پر بھروسا کرتے تھے کہ مرو کے تقی ترکمانوں کی حالت میں اسقدر اصلاح ہوگئی ہی کہ انپر حملہ کرنیکی کچھ ضرورت نہ ہوگی +

ایم ڈی گیرس نے اپنے جواب میں وسط ایشیا کے معاملہ کے اُس حصہ کا بالکل لحاظ نہیں کیا - اُس دریائے اکسیس سے سرخس تک افغانستان کی سرحد کی حد و دبندی کی نسبت نامہ و پیام کرنے پر آمادہ تھا مگر یہہ بات صاف ظاہر ہی کہ اُسنے پہلے ہی سے ۱ فروری ۱۸۸۴ء یہہ مصمم ارادہ کرلیا تھا کہ وہ کسی ملک کی نسبت جو سرحد مذکور کے شمال میں واقع ہو ہمارے حق کو تسلیم نہیں کرے گا - اس مقام پر درحقیقت تمام بلوبک کا خلاصہ موجود ہی روس صرف ملک اٹک سے سروکار رکھنے کا دعوی کرتا ہی گو اس دعوے کی باعث سے وہ سرخس تک افغانستان کی سرحد پر پہنچتا ہی +

مرو کی حالت آئندہ سے بھی ہمکو سروکار نہیں ہی - یہہ ملک افغانستان سے باہر واقع ہی اور روس کے رعب داب کے احاطہ سے متعلق ہی - اس دعوے سے روس کا تصرف افغانستان کی تمام سرحد پر اکسس سے لیکر سرخس تک ہوتا ہی مگر وہ اسپر قانع نہیں ہی جس حالت میں کہ اُسنے ہمکو اُس ملک کی نسبت جو افغانستان سے باہر واقع ہو ہر ایک قسم کے تعلق سے خارج کردیا ہو تو وہ دلیری کے ساتھ ایک اور حق چاہتا ہی یعنے یہہ کہ اُسکو افغانستان کی سرحد کے قرار دینے میں یا یوں کہو کہ اُس سرحد کی اصلاح کرنے اور اُسکو ہندوستان کی طرف اور پیچھے ہٹانے میں شریک ہونے کا حق دیا جاوے جبکہ یہہ سب باتیں پوری ہوجاوینگی تو وہ اس بات کے تسلیم کرنے پر آمادہ ہوگا کہ افغانستان انگلستان کے رعب کے احاطہ میں ہی جیسا کہ ایم ڈی گیرس نے اکتوبر گذشتہ میں بیان کیا تھا مگر سوال یہہ ہی کہ افغانستان کیا شی ہی اور روس کس ملک کو افغانستان تصور کرتا ہی اگر اُسکا ارادہ اس بنا پر ایک حصہ کے علیحدہ کرنیکا ہی کہ اُس میں افغان آباد نہیں ہیں یا وہ اُسکا عمدہ طور پر انتظام نہیں کرتے ہیں تو یہہ توقع کیجاسکتی ہی کہ وہ اس عمل کو برابر اسی طرح جاری رکھیگا یہانتک کہ وہ دونوں سلطنتوں کے درمیان کچھ بھی باقی نہ رہیگا +

یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ ارل گرینول نے ابتدا سے انتہا تک بہ نسبت مرو کے اٹک کی نسبت زیادہ تر توجہ کی ہی انگریزوں کی دلیل یہہ ہی کہ چونکہ روس وادی اٹک سے گذرے ہوئے بغیر مرو پر فوراً قبضہ نہیں کرسکتا تھا - اسلئے ہماری حکمت عملی یہہ

ہے کہ اُس حاشی پر ایران کی ایک مستحکم حکومت قائم کرانے میں مدد دیں تاکہ روس کو کوئی حق اُس میں دست اندازی کرنیکا نہ رہے مگر روس فوراً اصل حقیقت سمجھ گیا اس حکمت عملی سے اُس نے کنارہ کیا اگرچہ وہ وسط ایشیا میں ظاہراً امن و امان کا خواہاں تھا تاہم اُسنے ایران کو ملک اٹک پر قبضہ کرنیکی اجازت نہ دی اور اُسکے حق کو اسبات میں تسلیم نہیں۔ سرایڈورڈ تھارنٹن نے ۲۹ اپریل ۱۸۸۴ء کو ارل گرینول کو اسبات سے مطلع کیا کہ انکو ایم ڈی جیرس کی زبانی یہہ بات معلوم ہوئی تھی کہ ملک اٹک ہے جو ایران کا قبضہ ہونیکی تجویز کی گئی ہے اُسپر زار روس اور وزیر صیغہ جنگ اور خود انہوں نے بخوبی غور کیا تھا اور سب اُسکے مخالف ہیں پس یہہ جواب روس کا ارل گرینول کی اس تحریر کا تھا جو انہوں نے پانچ ہفتہ پہلے شہزادہ لبنوف کے پاس روانہ کری تھی یعنے یہہ کہ ہماری رائے میں اس امر میں کوئی شبہہ نہیں ہو سکتا ہے کہ وہ ازروئے حق کے ایران سے متعلق ہو۔ اسکے بعد اس معاملہ کی نسبت دو سلطنتوں کے درمیان پھر کچھ گفتگو نہیں ہوئی اور انگلستان نے اسبات پر قناعت کر لی کہ بحر کسپین سے بابا درمیز تک روس اور ایران کی سرحد کی بہت جلد قرار دیئے جانے کے بابمیں اصرار کیا اور روس نے مرو کو اپنے قابو میں لانے کیواسطے درپردہ وہ تدبیریں کیں اگر روس فوراً اٹک پر قبضہ کرتا جو صریح انگلستان کی رائے کے برخلاف ہوتا تو اُسکے باعث سے نہایت سنجیدگی پیدا ہوتی پس اُسنے یہہ فیصلہ کیا کہ اُسپر بعدہ مرو کی طرف سے قبضہ کرنا چاہیئے۔ اگر وہ اٹک پر اول قبضہ کرتا تو جو طوفان انگلستان میں برپا ہوتا وہ اُنکو اُسوقت مرو پر قبضہ کرنے سے باز رکھتا کیونکہ ہمارے ہاتھ میں ہتھیار ہوتے اور ہم روس کے مقابلہ میں مرو کے ترکمانوں کو مدد دے سکتے روس نے ہمکو اس قابل نہ رکھا کہ ہم اُسکو کچھ ضرر پہنچا سکیں اور وہ اسبات سے بالکل واقف تھا کہ جب ایک مرتبہ اُسکا وہاں تسلط ہو گیا تو اسبات کے لحاظ سے کہ مرو کے ساتھ آمد و رفت قائم رکھنے کے لئے اٹک کا اُسکے قبضہ میں ضرور ہے کہ کوئی عذر پیش نہ جاتا جو ہم اٹک کے قبضہ کی نسبت کرنا چاہتے۔ روس اپنے منصوبوں میں کامیاب ہوا ہے۔ روس نے باوجود تمام پہلے قول و قرار کے مرو پر قبضہ کر لیا ہے اور جو فوج اب اٹک میں ہو کر مرو کو جاتی ہے وہ اٹک کو درحقیقت روسی ملک خیال کرتی ہے۔ انگلستان میں تمام فریق اسبات میں متفق ہیں کہ روس کے قول و قرار کچھ وقعت نہیں رکھتے ہیں لیکن نئی بلو بک میں یہہ ایک دلچسپ تواریخی بات پائی جاتی ہے کہ اپریل ۱۸۸۴ء میں ایم ڈی جیرس سرایڈورڈ تھارنٹن سے ایک مرتبہ میں بلکہ چند مرتبہ یہہ بیان کیا تھا کہ روس کا ارادہ اسوقت ملک سے زیادہ جو اُسکے قبضہ میں ہے۔ مرو پر یا اُس نواح میں اور کسی ملک پر قبضہ کرنیکا نہیں ہے وہ یقین کے ساتھ یہہ بات کہہ سکتے ہیں کہ بالفعل گورنمنٹ روس کا یہی خیال اور ارادہ ہے اور انکو امید تھی کہ بہت سے برسوں تک اُسکا یہی ارادہ رہیگا ✦

ایران کا اٹک پر سرخس تک بالکل قابو نہیں رہا ہے اور انگلستان نے وہ تمام ملک جو افغانستان کی سرحد کے شمال میں دریائے اکسس سے لیکر سرخس تک واقع ہے روس کے واسطے چھوڑ دیا ہے۔ روس نے اس تمام ملک پر درحقیقت قبضہ کر لیا ہے پس اب کوئی ملک ایسا بچا نہیں ہے جو آزاد شمار دیا جاوے گو یہہ خیال کہ جیسا کہ پرنس لبنوف نے ۱۴ مارچ ۱۸۸۴ء کو ارل گرینول سے بیان کیا تھا ناممکن بھی ثابت نہ ہوا۔ گو گورنمنٹ انگریزی اور روس کے درمیان بالفعل کسی قسم کی خط و کتابت کیوں نہ ہوتی ہو مگر یہہ بات بلو بک سے بدرجہ اوسط صاف ظاہر ہے کہ اُس خط و کتابت کے سبب سے اس ملک کی آئندہ حالت پر کوئی بڑا اثر نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ روس نے ہمارے اس حق کو کہ ہمکو اس ملک سے کوئی تعلق ہے تسلیم نہیں کیا ہے پس ہم یہہ بات فرض کر سکتے ہیں کہ یہہ بحث خاصکر افغانستان کے شمال و مغربی سرحد سے متعلق ہے اور انگلستان غالباً اُس پرانی لین کی نسبت جو خواجہ صالح سے براہ پنج دہ سرخس تک ہے اصرار کرتی ہے اور روس اُسکو اُن مقامات تک اور پیچھے ہٹانا چاہتا ہے جو اُن جدید نقشوں میں ظاہر کئے گئے ہیں نہ یہی جو روس کے جنرل اسٹاف نے مشتہر کئے ہیں یہہ امید کیجاتی ہے کہ گورنمنٹ اس مباحثہ میں وہ زبردست طریقہ اختیار کرے گی جو اسکو حاصل ہے۔ روس نے بہت سے قول و قرار کئے ہیں اور اُسنے انکو توڑ دیا ہے انگلستان نے اٹک کی آئندہ حالت سے ایک زبردست پولٹیکل غرض رکھنے کا دعویٰ کیا تھا اور روس نے اسطرح عمل کیا ہے کہ گویا ہمکو اُس سے کچھ سروکار ہی نہیں ہے پس اس قسم کے حقوق کے دعویٰ کرنیکا حق ہمکو حاصل ہے نہ کہ روس کو اور بجائے اسکے کہ ہم افغانستان کی سرحد کی لین کے ہٹانے کی نسبت کسی خواہش کو منظور کریں ہم اُسکو آگے بڑھائے جانیکی نسبت اصرار کرنے کیواسطے درحقیقت وجوہات رکھتے ہیں روس کو اُس حیثیت سے کہ وہ بیٹا آیا ہے کہ افغانستان

کی سرحد کی لین ہماری تجویز کے بموجب تسلیم کرنی چاہئے نہ یہہ کہ ہم اُسکی تجویز کے بموجب اُسکو تسلیم کریں۔ روس نے یہہ بات تسلیم کر لی ہی کہ افغانستان ایک ایسی ریاست ہی جو ہمارے قابو میں ہی اور اُسکو سرحد کی اُس لین میں دست اندازی کرنیکا جسکو ہمنے دس برس سے زیادہ عرصہ سے افغانستان کی شمالی و مغربی سرحد تسلیم کر رکھا ہی کوئی حق حاصل نہیں ہی لیکن اسباب کی توقع نہیں ہی کہ وہ ایسا کریگا +

مراسلات

پنجاب یونیورسٹی اور امتحان مڈل سکول سنہ ۱۸۹۲ء

جناب منیجر صاحب کرمفرمائے بندہ بعد نیاز مندانہ سلامت

بعد التماس گذارش ہی کہ آپکے پرچہ نمبری ۱۹ مورخہ مئی سنہ ۱۸۹۲ء میں دو سوال حل طلب ہیں اُنسے گذارش خدمت اقدس ہی کہ آپ برائے مہربانی کسی گوشہ اخبار وغیرہ میں جگہ دو اور نیز اگر مضمون خاطر پسند ہو۔ تو اسکو بھی اخبار میں درج فرما دیں جناب من میں نے اسکے سال امتحان مڈل سکول کی بابت اگرچہ بڑے کے پرچے اور کالموں کے کالم اخباروں کے سیاہ دیکھے ہیں۔ جو کہ اسکے سال بموجب حکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب یونیورسٹی کے سپرد کر دیا گیا ہی۔ اگرچہ یونیورسٹی اسکے سال کچھ تغیر و تبدل نہیں کر سکے لیکن پھر بھی اس یونیورسٹی کے آثار اسی سال میں نمایاں ہو گئے ہیں۔ گو وہ انسپکٹر صاحب بہادر کی زیر نگرانی میں جب یہہ امتحان تھا۔ تو اتنی خرابیاں نہ پیدا ہوتی تھیں جتنی کہ اسکے سال ظہور میں آئی ہیں۔ چنانچہ اسکے سال اول تو امتحان ہوتے ہی یہہ ہوا۔ کہ اکثر صاحبان ہمارے لالہ ٹھاکر داس کے پیچھے پڑ گئے۔ حالانکہ اُس بیچارے کا کچھ قصور نہ تھا قصور یا تو کاتب کا تھا جسنے یہہ پرچہ لکھا ہی۔ اور یا چھپانیوالوں کا تھا جنہوں نے یہہ پرچہ چھپائے۔ لالہ صاحب کو سخت بدنام ہونا پڑا بعض صاحب بغیر سوچے سمجھے لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن خود علمی لیاقت سے بے بہرہ ہی ہوتے ہیں بلکہ کیا کریں کہ انکو انگریزی میں ایم۔ اے اور ایل۔ ایل۔ ڈی کا خطاب ملجاتا ہی۔ اُس خطاب کو سارے لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ کیونکہ اخبار والے کارسپانڈنٹ ہو جاتے ہیں۔ تو لکھنا ضرور واجب ہی ہوتا ہی۔ اُنکے پورا کرنے کے واسطے کسی کی مذمت اور کسی کی خوشامد شروع کرنے لگ جاتے ہیں چنانچہ میں نے اسطرح دو تین پرچوں میں لکھا دیکھا ہی۔ کہ ممتحنوں نے بڑا ظلم کیا ہی بھلا بتلائیے ہمارے ممتحنوں کا کیا قصور ہی۔ اگر وہ قصوروار ہیں تو آپ بھی بے قصور نہیں ہیں چنانچہ مثل مشہور ہی کہ مشک آنست کہ خود ببوید۔ نہ کہ عطار بگوید چنانچہ میں نے ایک پرچہ اخبار کوہ نور نمبری ۰۵ مورخہ ۱۴ اپریل سنہ ۱۸۹۲ء کے پرچہ کو پڑھا فارسی پڑھا جو کہ اسمیں لکھا ہی کہ مصرا غلط ہی اور جرا درست ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ انکو خود ترکیب آتی نہیں۔ لیکن دوسرے آدمیوں پر طعن لگانا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ کتاب بوستاں میں شعر بالکل درست ہی اور ترکیب بھی اُسکی درست ہی کیونکہ بوستاں میں صاف لکھا ہی کہ مرا اہل صورت بدیں ننگرند کہ ابدال در آب و آتش روند۔ حالانکہ معنوں سے صاف مطلب پایا جاتا ہی صاحب کارسپانڈنٹ نے لکھا ہی کہ یہہ غلط ہی۔ بھلا اگر مرا غلط ہی تو جرا بھی آپکا کہنا درست نہیں۔ کیونکہ صاف بوستان میں لکھا ہوا ہی اور مرا اهلیں ننگرند کا مصرع ہی واہ صاحب آپکی غلطی اور واہ آپکی تحریر۔ ذرا سوچنا۔ اسطرح اور پرچوں کی غلطی اور لوگوں نے بکڑی ہو گئے جسطرح کہ فارسی کی ترکیب کے شعر کی بکڑی ہی۔ اور مفت میں بیچارے ممتحنوں کو بدنام کر دیا چنانچہ ہمارے اُردو پرچے والے کو طعن دیتے ہیں۔ کہ اُسنے زنانہ عبارت دیدی ہی۔ بھلا صاحب آپ اسمیں بتائیں کہ کونسا عبارت دقیق اور مشکل ہی۔ فرض کیا کہ وہ زنانہ کتاب ہی تو بتائیے کہ مردانہ کتاب کونسی ہی۔ جس سے ممتحن ترجمہ دیتا۔ اگر زنانہ عبارت ہی آپسے نہیں لکھی جاتی تو مردانہ کتابیں جو کہ نہایت مشکل ہیں کسطرح لکھ سکوگے۔ بھلا آپ مرسوم سند مردانہ کتاب سمجھتے ہیں۔ یا کہ آبحیات کو مردانہ کتاب جو کہ نہایت مشکل کتابیں ہیں۔ اور ایک فقرہ دوسرے فقرے سے مشکل اُردو میں ملتا ہی نہیں۔ بھلا آپ فارسی کسطرح بنائینگے۔ یا تو یہہ درست تھا کہ ممتحن صاحبوں نے آپکو پہلے کیوں نہیں بتا دیا۔ ہاں اگر یہہ بات کرتے۔ تو آپ لوگ تب کہتے کہ یہہ پرچہ آسان ہی جب طالب العلم اتنی بات نہیں جانتے تو انکا امتحان لینا بے فائدہ کیا انکو بغیر امتحان کے سند نہیں مل سکتی ہی۔ اور یہہ ہدایت ممتحنوں کو ہونی چاہئے کہ فلاں فلاں کتاب میں وہ امتحان لیں۔ تب امتحان آسان ہو سکتا ہی ہاں اسطرح سے تو کبھی آسان نہیں ہوگا۔ ہاں غلطی ہی تو یونیورسٹی کی ہی۔ کیونکہ انہوں نے اسباب انکو پہلے غور سے نہیں دیکھ لیا۔ اگر دیکھ لیتے تو اتنی خرابیاں کیوں نمودار ہوتیں۔ ہمارے ڈائرکٹر صاحب تو پہلے یہہ بات دیکھ لیا کرتے تھے جب یونیورسٹی کو اتنی عقل نہیں۔ تو وہ امتحان مڈل سکول کیونکر کر سکتے ہیں۔ یا تو یونیورسٹی کو امتحان مڈل سکول چھوڑ دینا واجب ہی اگر وہ یہہ بات نہیں کر سکتے تو انکو چاہئے کہ اُس کام پر اپنے شخص کو جو ہر ایک فن سے واقف ہو تعین کریں۔ یا پھر یہہ امتحان جناب نواب لفٹنٹ گورنر ڈائرکٹر صاحب کے سپرد کر دیں تو نہایت بہتر ہوگا۔ کیونکہ اُسمیں یونیورسٹی کو پہلے اپنا کام درست کرنا چاہئے۔ پھر اوروں کے کام میں ہاتھ ڈالنا واجب ہی + رقمیہ نیاز مند بساوا سنگھ دوم مدرس فارسی جہلم سب ممتحنوں کا خیر خواہ +

سرکاری خبریں

ڈیپارٹمنٹ بیم صحت و فصل پنجاب بابت ہفتہ مختتمہ ۱۲ مئی ۱۸۹۶ء

دہلی مرض چیچک کم ہوتی جاتی ہی۔ فصل درو ہو چکی ہی۔ نرخ اجناس قریب الاتمام بدستور ہی +

حصار مقام بھیو واقع ضلع رہتک میں مفید بارش ہوئی۔ صحت عمدہ ہی۔ رہتک میں جہاں بسبب بوکھہ مویشی مرنے لگ پڑے ہیں مرض مویشیان پھیل رہی ہی اور بارش کی قلت ہی۔ نرخ اجناس کسیقدر گراں ہوتا جاتا ہی +

انبالہ صحت عمدہ ہی۔ فصل ربیع درو ہو چکی ہی۔ پیداوار اوسط درجہ سے کم ہی۔ نرخ اجناس کسیقدر گران ہوتا جاتا ہی +

جالندھر باستثنا چھاؤنی جالندھر کے جہاں مرض چیچک پھیل رہی ہی۔ ضلع جالندھر میں صحت عمدہ ہی۔ فصل نیشکر و کپاس کی آبپاشی ہو رہی ہی۔ نرخ اجناس بدستور ہی +

امرتسر بارش ۱/۲ انچ ہوئی۔ صحت عمدہ ہی۔ پیداوار فصل ربیع عمدہ ہی۔ نرخ اجناس گراں ہوتا جاتا ہی +

سیالکوٹ قصبہ سیالکوٹ میں مرض چیچک ابتک پھیل رہی ہی۔ فصل درو ہو رہی ہی۔ پیداوار اوسط درجہ سے زیادہ ہی۔ بسبب روانگی اجناس گراں ہوتا جاتا ہی +

فیروزپور صحت عمدہ ہی۔ فصل ربیع درو ہو رہی ہی۔ نرخ اجناس گراں ہوتا جاتا ہی +

لاہور صحت عمدہ ہی۔ نرخ اجناس بدستور ہی +

راولپنڈی بارش ۱/۲ انچ ہوئی۔ صحت عمدہ ہی۔ پیداوار فصل ربیع اوسط درجہ سے زیادہ ہی۔ نرخ اجناس گراں ہوتا جاتا ہی +

شاہ پور صحت عمدہ ہی۔ فصل ربیع درو ہو رہی ہی۔ نہری و بارانی ضیاعات میں کاشت فصل خریف شروع ہو گئی ہی۔ نرخ اجناس گران ہوتا جاتا ہی +

ملتان صدر میں ترشح باران ہوا۔ صحت عمدہ ہی۔ فصل ربیع قریباً درو ہو چکی ہی۔ نرخ اجناس گران ہوتا جاتا ہی +

ڈیرہ اسمعیلخان صحت اور فصل کی امید اچھی ہی۔ تھل اور دامن میں مویشیوں میں مری پھیل رہی ہی۔ اور بارش کی قلت ہی +

پشاور صحت عمدہ ہی۔ فصل ربیع درو ہو رہی ہی۔ نرخ گندم و جو و مکی و نخود ارزاں ہوتا جاتا ہی۔ اور نرخ چاول و جوار گراں ہوتا جاتا ہی +

کیفیت عام

چار اضلاع میں خفیف سی بارش ہوئی۔ ضلع دہلی میں مرض چیچک کم ہوتی جاتی ہی لیکن قصبہ سیالکوٹ میں ابھی پھیل رہی ہی۔ ضلع ڈیرہ اسمعیل خان میں صحت عموماً عمدہ ہی اور اور جگہوں میں صحت اچھی ہی۔ ضلع رہتک اور علاقہ جات تھل و دامن واقع ضلع ڈیرہ اسمعیلخان میں بسبب امساک بارش بہت مویشی مر گئے ہیں۔ جنوبی شرقی حصہ پنجاب میں فصل ربیع درو ہو چکی ہی اور اور جگہوں میں درو ہو رہی ہی۔ نرخ اجناس گران ہوتا جاتا ہی +

ای او برائن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ملتان نے یکم جون ۱۸۹۶ء سے دو ماہ کی رعایتی رخصت لی ہی۔ انکے عہدہ کا کام مستی ای۔ گلیڈسٹون صاحب بہادر قائم مقام جوڈیشل اسسٹنٹ ڈیرہ اسمعیلخان سرانجام کرینگے۔ اور گلیڈسٹون صاحب بہادر کا کام ٹی۔ ایچ ہومن صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بنوں کرینگے +

اخبارات تار برقی

مدراس ۱۸- مئی آج شام کو گورنمنٹ رزولیوشن مجریہ ۱۸۹۳ء کے پاس ہونے کے دوسرے سالانہ جلسہ کی تقریب پر ریپونکا ایک بڑا جلسہ منعقد ہوا اور یہہ رزولیوشن پاس ہوا کہ یہہ جلسہ افسوس کرتا ہی کہ جہانتک اس پریسیڈنسی سے تعلق ہی ایکٹ ہائے یونیسپل کمیٹی و لوکل بورڈ اور مدراس میونسپل ایکٹ کے پاس کرنے میں اُن اصول کا مناسب لحاظ نہیں رکھا گیا جو رزولیوشن گورنمنٹ ہند مورخہ ۱۸ مئی ۱۸۹۶ء میں تجویز ہوئے تھے +

قاہرہ ۲۱- مئی مسٹر کرزی صاحب برٹش ایجنٹ بربر کو جو شمالی حصہ ملک کیطرف بھاگ کر جانا چاہتے تھے ابو احمد کے قریب چند عربوں نے گرفتار کر لیا مسٹر نگلفرڈ لانڈ صاحب کو بوجہ علالت طبع دو مہینے کی رعایتی رخصت عطا ہوئی ہی +

کلکتہ ۲۰- مئی کلکتہ کارپوریشن کے کل کے جلسہ میں یہہ قرار پایا کہ کارپوریشن گورنمنٹ کا اُس رزولیوشن کے لئے جسکے رو سے میونسپلٹی کو اخراجات پولیس سے سبکدوش فرمایا گیا ہی شکریہ ادا کرتی ہی اور اسکے ساتھہ ہی کل رزولیوشن کو قبول کرنے سے پہلے کسیقدر اور عرض کرنا ضروری سمجھتی ہی کارپوریشن میں جسقدر دیسی زمیندار ہیں وہ سب اس امداد کو قبول کرنے کے خلاف تھے۔ کیونکہ اسمیں ایک یہہ شرط رکھی گئی ہی کہ شہر کی بڑی بڑی درستیوں کے لئے خانہ وار محصول ایک فیصدی بڑھا دیا جائے۔ باوجودیکہ میر مجلس صاحب نے بیان کیا کہ ۱۸۹۴ء کا نالیوں کی نسبت جو قرضہ ہی وہ اس سال کے اخیر میں ادا کیا جائے گا۔ اور پھر چند

سال تک دو لاکھ روپیہ سالانہ سے زیادہ کی بچت رہا کریگی جسکو شہر کی درستی میں لگایا جا سکتا ہے تاہم گورنمنٹ کی یہہ امداد نامنظور کی گئی +

لنڈن ۲۰- مئی- کل شام مسٹر گلیڈسٹون صاحب نے ہوس آف کامنس میں بجواب ایک سوال کے فرمایا کہ گورنمنٹ مجوزہ مصری مجلس سوری کی اصلی بنیاد کو قائم رکھے گی- اور جسوقت انگلستان اور فرانس کے درمیان اس بارہ میں باہمی خط وکتابت ہو چکے گی اسوقت اور طاقتوں سے بھی مشورہ لیا جائیگا- کل رات مسٹر چیمبرلین نے اپنا مسودہ جو تاجران جہاز کے بارہ میں ہے ہوس آف کامنس میں پیش کیا- مالکان جہاز اس مسودہ کے سخت مخالف ہیں +

قاہرہ ۱۹- مئی- مقام اسوآن میں جو مصری فوج تھی وہ مقام کوراسکو اور وادی حلیفا کو جا رہی ہے اور اسکی جگہ یہاں سے اسوآن کو فوج روانہ ہو رہی ہے کل رات دو سو باغی متواتر ایک گھنٹہ تک سوکیم پر گولہ باری کرتے رہے مگر ہمارے ملاحوں کے جہاز سے اترتے ہی رفوچکر ہو گئے +

سینٹ پیٹرزبرگ ۱۹- مئی- مشتہر کیا گیا ہے کہ پرنس دانڈوکف مرد میں پہنچ گئے ہیں +

ملتان ۲۱- مئی آج باشندگان ملتان کا ایک بڑا جلسہ منعقد ہوا اور یہہ تجویز قرار پائی کہ عرضداشت بدین استدعا صاحب سکرٹری آف سٹیٹ کی خدمت میں ارسال کیجائے کہ امتحان سول سروس میں عمر کی میعاد کو بڑھا کر ۲۱- سال کر دیا جائے یہہ پٹشن فنڈ کے لئے یہی ایک کمیٹی قائم ہوئی ہے ایک ہزار روپیہ کے قریب جلسہ ہی میں لکھا گیا تھا +

لنڈن ۲۱- مئی گورنمنٹ نے (۲۰) کشتیوں کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں- اسکے علاوہ اور علامتیں بھی ایسی پائی جاتی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ سوڈان بھیجنے کے لئے مہم کی تیاری ہو رہی ہے مگر برشتہ کے طور پر اسبارہ میں ابھی کوئی خبر نہیں نکلی +

کل رات ہوس آف کامنس نے کثرت رائے کے ساتھ اس ترمیم کو نامنظور کیا جو ایرلینڈ کو ریفارم بل کی شرائط سے خارج کرتی ہے +

بمبئی ۲۱- مئی گذشتہ سال کے اخیر میں ایسوسی ایشن مالکان کارخانجات نے یہہ قرار دیا تھا کہ ۲۰- ہزار روپیہ کا ایک سرمایہ جمع کر کے زنجبار- برہما- سیام اور عرب وغیرہ ممالک میں ایک وکیل بدین نظر بھیجا جائے کہ وہ ترقی تجارت کے لئے نئی منڈیاں کھولے اس رقم کا نصف بھی ابھی تک جمع نہیں ہوا- اور نہ آئندہ امداد کے ملنے کی امید ہے- اسلئے جو روپیہ جمع ہوا ہے وہ چندہ دہندگان کو واپس دیا جائیگا +

بمبئی ۲۲- مئی- بمبئی خانگاہ کا سرمایہ اب بقدر دو لاکھ ۱۵ ہزار ۵ سو کے یعنی رقم مطلوبہ کے نصف سے زیادہ جمع ہو گیا ہے بسسوتیوں نے بہت چندہ دیا ہے یعنے ۴۰ ہزار کی قرارداد کی ہے صاحب گورنر بمبئی نے دس ہزار دفتہ مانگ جی پیٹیٹ نے پندرہ ہزار کمرہ تجارت نے دس ہزار اور سر جمشید جی جی جی بھائی اور ہز ہائنیس آغا خان اور محمد علی روغی صاحب نے دس دس ہزار +

کلکتہ ۲۱ مئی یہاں ایک تار اس مضمون کا آیا ہے کہ ۱۹- ماہ حال کو اکیاب میں ایک خوفناک طوفان آیا جس سے بہت نقصان ہوا مفصل حال سے ابھی تک اطلاع نہیں ملی- لیکن بیان کیا گیا ہے کہ مقام مذکور بالکل تباہ ہو گیا ہے +

کلکتہ ۲۲- مئی اخبار انگلشمین کو خبر ملی ہے کہ حال کے طوفان میں اور سر ریف کے مینارہ روشنی کو جو اکیاب کی گذرگاہ پر واقع تھا مع سات دیسی آدمیوں کے جو اسپر ملازم تھے پانی بہا لیگیا +

لنڈن ۲۲- مئی اخبار پال مال گزٹ میں ایک فقرہ اس مضمون کا چھپا ہے کہ جو مہم عنقریب جنرل گورڈن کے بچانے کے لئے روانہ ہونے والی ہے- اس دس ہزار فوج زیر کمان جنرل لارڈ ولزلی صاحب شامل ہوگی اور موسم خزان میں روانہ ہوگی- یہہ فوج سقم و بربر کے راستہ سے ہو کر جاویگی ہر ایک سامان اس مہم کا کر لیا گیا ہے بشرطیکہ جنرل گورڈن خرطوم سے صحیح سالم نکل آنے میں کامیاب نہوا +

شملہ ۲۲- مئی مجلس قانونی کا اجلاس جو جمعرات آئندہ کو ہونے والا تھا حسب الحکم ولیرائے ۴ جون تک ملتوی کیا گیا +

لودیانہ

ہفتہ گذشتہ میں موضع علیگڈھ متصل جگراؤں میں بجلی کے گرنے کے صدمہ سے ایک چرواہا اور ۱۲- مویشی اندھی ہو گئی ہیں- اور ایک اور گاؤں میں قریب مویشی کے بجلی کے صدمہ سے مر گئیں +

آجکل موسم کی عجب حالت ہو رہی ہے یعنے دنکو بڑے کڑاکے دار دھوپ پڑتی ہے اور اسقدر تپش ہوتی ہے کہ باہر چلنا پھرنا دشوار ہے مگر رات کو پچھلے وقت گلابی جاڑا ہوتا ہے- لوگ کہتے ہیں کہ بخار کا جو چرچا شہر میں ہو رہا ہے اس گرمی اور سردی کا باعث ہے +

۲۴- مئی کی شام کو بریڈ پولیس میں جلسہ بتقریب سالگرہ حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند منجانب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر منعقد ہوا- اور اس جلسہ میں شہزادگان و صاحبان انگریز و رئیسان و ممبران میونسپل کمیٹی شریک تھے- اول

جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے اپنے ایک مختصر سپیچ میں بیان کیا کہ آج بڑا خوشی کا دن ہے اور خدا ملکہ کو سلامت رکھے ۔ اگرچہ تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ حضور ملکہ معظمہ کا فرزند فوت ہو گیا ہے مگر تب بھی انہوں نے اپنے ملکی جلسوں کو بند نہیں کیا ہے اسکے بعد انگریزی باجہ بجا اور آتشبازی چھوڑی گئی اور تمام دیسی صاحبان کو جناب تحصیلدار صاحب لودیانہ سے پان و الائچی دی اور عطر کی شیشی بھی ہر ایک کے آگے ۔ قریب ساڑھے نو بجے کے جلسہ برخواست ہوا جس جلسہ کا انتظام جناب لالہ گوری شنکر صاحب سرشتہ دار عدالت کے سپرد تھا جو نہایت خوبی کے ساتھ انجام کو پہنچا ۔ روشنی قریب گیارہ بجے تک تمام شہر میں ہوتی رہی ✣

محلہ مائی گنج میں لالہ امرت سر یہ کا گلا رات کو سوتے وقت کوئی عیار کاٹ کر چلا گیا مگر خیر گذری کہ کامل زخم نہیں آیا اور سیفد رگ سر رہ گئی ۔ ڈاکٹر صاحب نے اسکے زخم کو ٹانکوں سے بند کر دیا ہے اور پولیس تحقیقات میں مصروف ہے ۔ کمال تعجب اس معاملہ میں یہہ ہے کہ سڑک میں جہاں بہت سے سوتے تھے وہاں یہہ معاملہ وقوع میں آیا

اخبار لنڈن پنچ مطبوعہ ۱۱ ۔ اپریل سنہ ۱۸۸۴ء میں ہمنے ایک تصویر دیکھی ہے جس میں دو سابقہ ممبران میونسپل کی تصویر ہے اور دونوں نہایت ہی بڑا منہہ بنا کر اور منہہ پر ہاتھ و رومال رکھکر رو رہے ہیں جس سے صاف یہہ مطلب ظاہر ہوتا ہے کہ انکو پہلے کچھ بڑا فائدہ ممبری میں تھا اور اب وہ نہیں رہا ۔ شائد ہمارے لودیانہ کے سابقہ ممبران میں سے بھی بعض بعض کی ایسی ہی حالت ہوگی کیونکہ سلف گورنمنٹ نے انسے سب کچھ چھین لیا ہے ✣

سردار سمند سنگھ صاحب حلقہ نمبر ۱ میں زیلدار مقرر ہوئے ہیں ✣

ویلز ف آن کارنس

یعنے تیٹس مسے گرمی کا بالکل جلد علاج کرتی ہے ۔ اس دوا کی قیمت ۸ آنہ پکیٹ مقام بمبئی بدوکان بی ۔ ایس ۔ میندن کمپنی جنرل ایجنٹ سے ملتی ہے ✣

اشتہار

نیاز نامہ نام ایک خط بصورت ایک رسالہ کے فقیر نے سنہ ۱۸۶۹ء میں لکھا اور سنہ ۱۸۷۶ء سے شائع ہو کر مسلمان بھائیوں کے ملاحظہ سے گزرا اور گزرتا ہے ان باتوں کی بابت جو اس میں عرض کی گئی ہیں کچھ تو مولوی الطاف حسین صاحب نے سنہ ۱۸۶۹ء میں خیر المواعظ میں لکھا تھا اور بعدہ سنہ ۱۸۸۲ء سے مولوی سید ابو المنصور صاحب نے ایک جوابی رسالہ نزہۃ الوداد نام سے شائع کیا ہے ۔ اور حال میں سنا ہے کہ کسی اور مسلمان بھائی نے کانپور میں کوئی رسالہ لکھا ہے ان سب کے سوا ان باتوں کی بابت حضور ونریبل سید احمد خان صاحب بہادر کی تصنیفات میں بھی کتنے ہی مطالب پائے جاتے ہیں ان کے سوا اور کوئی اخبار یا رسالہ یا کتاب سنہ ۱۸۶۹ء کے بعد کی میں نہیں جانتا ہوں جس میں کسی مسلمان بھائی نے نیاز نامہ کے جواب میں یا اسکے مطالب یا اسکے کسی مطلب کی بابت کچھ لکھا ہو ۔ اگر کسی صاحب نے پہلے کبھی کچھ لکھا ہو یا اب لکھیں اور مجھے آگہی فرما دیں تو میں شکر گزار ہونگا اور جس پتہ سے وہ فرماینگے شکر گزار ہونگا کہ فقیر بہت ہی مشتاق رہتا ہے کہ مسلمان بھائی ان باتوں کی بابت جو میں نے گزارش کی ہیں اور انسے کیا نتیجہ نکالتے ہیں اور کیا فرماتے ہیں ۱۶ ۔ برس اس انتظام میں گزرے اور اب آخر جون سنہ ۱۸۸۴ء تک اور انتظار کرونگا ✣

میرا پتہ یہہ ہے ✣ صفدر علی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بھنڈارہ ممالک متوسط

اشتہار

از عدالت مسٹر کار سٹیفن صاحب بہادر جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر و منتظم جائداد نادار ان ضلع لودیانہ

مقدمہ ناداری نمبر ۱/۹ مرجوعہ ۲۲ مئی سنہ ۱۸۸۴ء

جو کہ مسمی سردار شام سنگھ خلف سردار جاسنگھ جٹ جاگیر دار لدھڑاں نادار نے درخواست بغرض قرار دیئے جانے دیوالیہ حسب منشاء دفعہ ۳۴۴ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء عدالت ہذا میں پیش کری ہے لہذا برائے تحقیقات دعاوی قرضخواہان نادار تاریخ پیشی ۲۵ ۔ جون سنہ ۱۸۸۴ء مقرر ہو کر برائے آگاہی جملہ قرضخواہاں مشتہر کیا جاتا ہے کہ جس کسی شخص کو نسبت نادار مذکور کے دعوی ہو وہ ثبوت تحریری اپنا عدالت ہذا میں حاضر ہو کر پیش کرے ۔ اور اگر کوئی قرضخواہ تاریخ مندرجہ صدر پر حاضر نہ ہوگا تو اسکا قرضہ مندرجہ فرد مدخلہ نادار صحیح متصور ہوگا ۔ نادار مذکور نے جو فرد جائداد اور قرضہ ذمگی خود پیش کی ہے اسمیں ۱۳۸۴۲ روپیہ کی جائداد اور ۲۱۱۲۳ روپیہ قرضہ داری درج کیا ہے جسکی مفصل نقل برائے ملاحظہ جملہ ناداران باہر عدالت کے دروازہ پر چسپان کی گئی ہے ۔ بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت ہذا کی یہہ اشتہار آج بتاریخ ۲۲ ۔ مئی سنہ ۱۸۸۴ء کو جاری ہوا ہے ✣

رسیدزر

جناب ڈاکٹر پادری سی سٹوارٹ صاحب از سیالکوٹ عہ
جناب حاجی محمد ابراہیم صاحب تاجر کتب از حیدرآباد سندھ عہ

✣